BOOKMARK

چھٹی جماعت کے لیے

اِسلامیات

رہنمائے استاد

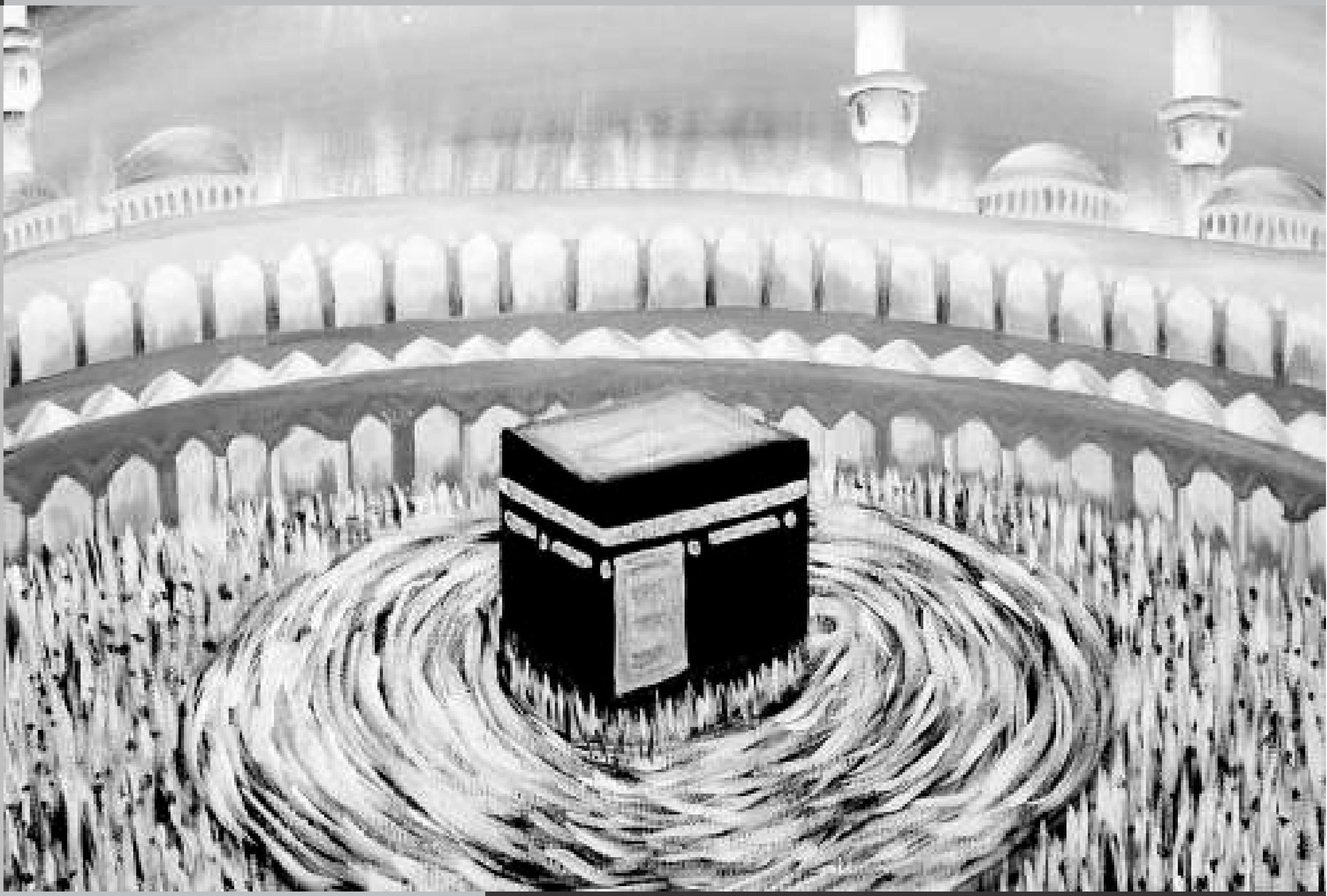

مصنّفین

نیلما کنول

آسیہ سحر

نمازِ جمعہ

صفحہ نمبر ۱۰:

سوچیں اور بتائیں

کیا آپ کے گھر میں تمام لوگ حدیث نبوی ﷺ کے مطابق جمعہ کا اہتمام کرتے ہیں؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: جی ہاں/ جی نہیں۔

صفحہ نمبر ۱۲:

سرگرمی

مندرجہ ذیل دنوں کے نام عربی میں لکھے ہوئے ہیں، آپ ان کے سامنے اُردو میں نام لکھیے۔

حل:

دنوں کے نام عربی میں	دنوں کے نام اُردو میں
۱۔ یَوۡمُ السَّبۡتِ	ہفتہ
۲۔ یَوۡمُ الۡاَحَدِ	اتوار
۳۔ یَوۡمُ الۡاِثۡنَیۡنِ	پیر
۴۔ یَوۡمُ الثُّلَاثَاءِ	منگل
۵۔ یَوۡمُ الۡاَرۡبَعَاءِ	بدھ
۶۔ یَوۡمُ الۡخَمِیۡسِ	جمعرات
۷۔ یَوۡمُ الۡجُمُعَةِ	جمعہ

مشق

سوال ۱: نبی کریم ﷺ نے ہفتے کے سات دنوں میں سب سے بہتر دن کس کو قرار دیا اور کیوں؟

جواب: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا؛

''ہفتے کے سات دنوں میں سب سے بہتر و برتر جمعہ کا دن ہے۔ جمعہ ہی کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا، جمعہ کے دن وہ جنّت میں داخل کیے گئے، جمعہ ہی کے دن دنیا میں بھیجے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے دن آئے گی۔'' (صحیح مسلم)

سوال ۲: بغیر کسی شرعی عذر کے تین نمازِ جمعہ چھوڑنے کی کیا سزا ہے؟

جواب: آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

''جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ جو آدمی بغیر کسی شرعی عذر کے تین نمازِ جمعہ صرف کاہلی اور لاپرواہی کی وجہ سے چھوڑے گا، اللہ تعالیٰ اُس کے دل پر مُہر لگا دے گا یعنی وہ شخص نیک عمل کی توفیق سے محروم رہے گا۔'' (ترمذی-ابو داؤد)

سوال ۳: جمعہ کا خصوصی وظیفہ کون سا ہے؟

جواب: جمعہ کے دن کا خصوصی وظیفہ:

جس طرح رمضان المبارک کا خاص وظیفہ تلاوت قرآن پاک ہے۔ اسی طرح جمعہ کے دن کا خاص وظیفہ حدیث کی رُو سے دُرود شریف ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ؛

''تم لوگ جمعہ کے دن مجھ پر دُرود کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا دُرود مجھے پیش ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا۔''

(ابو داؤد)

سوال ۴: نمازِ جمعہ کے خُطبہ کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ نیز اس کے آداب تحریر کیجیے۔

جواب: نمازِ جمعہ میں دو خُطبے ہوتے ہیں جو کھڑے ہوکر دیئے جاتے ہیں کیونکہ یہ سنّتِ نبوی ﷺ ہے۔ جمعہ کے خُطبے کے بارے میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا؛

''جمعہ کے دن جب امام خُطبہ پڑھ رہا ہو اگر تم نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے یہ کہا کہ ''چپ رہو'' تو تم نے فضول کام کیا۔'' (صحیح بخاری)

خُطبے کے وقت چونکہ کسی بھی قسم کی گفتگو کی اجازت نہیں اس لیے اُس وقت جو شخص گفتگو کر رہا ہو اُس کو خاموش ہو جانے کے لیے کہنا بھی اس حدیث کے مطابق فضول کام ہے۔ خُطبہ جمعہ کے چند آداب یہ ہیں:

- جب امام خُطبہ کے لیے کھڑا ہو جائے تو اُس وقت سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک ذکر و ورد اور کسی بھی قسم کی گفتگو منع ہے۔
- خُطبہ کے دوران کھانا، پینا، سلام کرنا، سلام کا جواب دینا یہ سب حرام ہیں۔
- خُطبہ کے دوران نیکی کی تلقین کرنا بھی منع ہے۔
- اگر کسی کو بات کرتا دیکھیں تو زبان کے بجائے ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں۔
- دونوں خُطبوں کے درمیان ہاتھ اُٹھا کر اور زبان سے دُعا کرنا یا آمین کہنا منع ہے البتّہ بغیر ہاتھ اُٹھائے دل میں دُعا کرنا جائز ہے۔ان تمام آداب سے جمعہ کے خُطبے کی اہمیت کو سمجھ لینا چاہیے۔

تسمیہ کی فضیلت

صفحہ نمبر۱۴:

سوچیں اور بتائیں

تسمیہ کو اللہ تعالیٰ کی مہر کیوں کہا گیا ہے۔

بچّوں کا ممکنہ جواب: تا کہ جو بھی کام ہو اُس میں اللہ کی برکت ہو۔

صفحہ نمبر۱۵:

سرگرمی

سب بچّے مل کر ایسے خالی ڈبے تیار کریں جن میں قرآنی آیات کو بے حرمتی سے بچانے کے لیے ڈال سکیں اور ان تمام ڈبوں کو اپنی جماعت کے علاوہ دوسری جماعتوں میں بھی رکھوائیں۔

حل: (بچّوں سے یہ سرگرمی ضرور کرائی جائے)

مشق

سوال ۱: وضو کرتے وقت اور رات کے وقت تسمیہ پڑھنے کی تاکید کو احادیث نبوی ﷺ کے ساتھ تحریر کیجیے۔

جواب: نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص وضو کرنے سے پہلے تسمیہ نہیں پڑھتا، اُس کے صرف اعضا کے گناہ دُھلیں گے اور جو تسمیہ پڑھ کر وضو کرے گا، اُس کے پورے جسم کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔'' (مشکوٰۃ)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''جب تم رات کو کتّوں کے بھونکنے اور گدھوں کے رینکنے کی آوازیں سنو تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ کُتّے اور گدھے وہ چیزیں دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے اور جب رات کو چلنا پھرنا بند ہو جائے تو باہر نکلنا کم کر دو کیونکہ رات میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جس کو چاہتا ہے منتشر کر دیتا ہے اور دروازوں کو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر بند کرو کیونکہ جس دروازے کو بند کرتے ہوئے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھی جائے شیطان اُس دروازے سے داخل نہیں ہو سکتا۔'' (مشکوٰۃ)

سوال۲: جب ہم کھانا کھاتے ہیں تو شیطان کیا کوشش کرتا ہے؟اس بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: شیطان ہمارے کھانے میں بھی شریک ہونے کی کوشش کرتا ہے ۔اگرکسی دسترخوان پر کھانا کھانے سے پہلے تسمیہ نہ پڑھی گئی ہو تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے ادھر آؤ یہاں ہمارے کھانے کا انتظام ہوگیا ہے لیکن سب نے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○ پڑھ لی ہو تو وہ مایوس ہو جاتا ہے اور اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے آج یہاں ہمارے کھانے کا انتظام نہیں ہے لہٰذا سب مل کر کسی دوسرے گھر کی تلاش میں چلے جاتے ہیں۔حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا،'' شیطان اُس کھانے کو اپنے لیے حلال کر لیتا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔'' (مشکوٰۃ)

سوال۳: کھانے سے پہلے تسمیہ نہ پڑھنے پر حضرت ابوایّوب انصاریؓ کا واقعہ تحریر کیجیے۔

جواب: حضرت ابوایّوب انصاریؓ نے ایک واقعہ بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔کھانا آیا تو سب نے مل کر کھایا۔ کھانا شروع کرتے وقت زیادہ لگ رہا تھا مگر آخر میں کم پڑ گیا۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یہ کیا ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ:''جب ہم نے کھانا شروع کیا تھا تو سب نے اللہ کا نام لیا تھا لیکن ہمارے درمیان کسی شخص نے تسمیہ نہیں پڑھی لہٰذا شیطان ہمارے کھانے میں شریک ہوگیا۔'' (مشکوٰۃ)

ایمان کیا ہے؟

صفحہ نمبر ۱۸:

سوچیں اور بتائیں

یومِ آخرت پر پختہ یقین نہ ہو تو ہمارے اعمال اور روزمرّہ کی زندگی میں کیا تبدیلیاں ہو سکتی ہیں؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: لوگوں کے دلوں سے یہ خوف ختم ہو جائے گا کہ اعمال کا حساب بھی دینا ہوگا اس طرح لوگوں میں بے حسی، بے رحمی، بے ایمانی پیدا ہو جائے گی۔

سرگرمی

نبی کریم ﷺ نے قیامت کی جو نشانیاں بتائی ہیں، اُن میں سے کوئی دس نشانیاں لکھیے۔
(ٹیچر یا والدین سے مدد لیں)

۱۔ مردوں کا عورتوں کی طرح اور عورتوں کا مردوں کی طرح مشابہت اختیار کرنا۔

۲۔ مسجدوں کی تعمیر میں آرائش ہونا اور نمازیوں سے خالی ہونا۔

۳۔ گانا بجانا عام ہونا۔ گانے والی عورتوں کا معزّز ہو جانا۔

۴۔ رشتہ داروں سے تعلق توڑنا اور غیروں کو رشتہ داروں سے بڑھ کر سمجھنا۔

۵۔ اولاد کا نافرمان ہونا۔

۶۔ سُود کو حلال قرار دینا۔

۷۔ حکمرانوں کا ظالم ہونا۔

۸۔ لوگوں کا ستاروں اور بُرجوں پر یقین کرنا۔

۹۔ وقت کا تیزی سے گزرنا۔

۱۰۔ بلند عمارتوں کی تعمیر میں مقابلہ کرنا۔

مشق

سوال۱: ایمان کیا ہے اور قرآن میں ایمان کا لفظ کن معنوں میں آیا ہے؟

جواب: ایمان لفظ ''امن'' سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں امن کر دینا یا امن دینا۔ دل سے اللہ تعالیٰ کو واحد ماننا، اُس کے احکامات پر عمل کرنا، حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا اقرار کر کے اُسے تسلیم کرنا اور اپنے عمل سے اسے ثابت کرنا ایمان ہے۔ جو شخص ایسا ایمان رکھتا ہو وہ مومن کہلاتا ہے۔ قرآن پاک میں ایمان کا لفظ پختہ یقین اور اعتبار کے معنی میں آتا ہے۔ یعنی کسی بات کو پختہ یقین کے ساتھ ماننا ایمان کہلاتا ہے۔

سوال۲: اللہ پر ایمان کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

جواب: اللہ تعالیٰ پر ایمان:

اللہ تعالیٰ پر ایمان کے معنی یہ ہیں کہ انسان اللہ کے سوا کسی کے آگے سر نہ جھکائے۔ اُسے دل سے اپنا خالق، مالک اور آقا سمجھتے ہوئے خود کو اللہ رب العزت کے حوالے کر دے۔ اُس کے ہر حکم کو قبول کرتے ہوئے اُس پر عمل کرے۔ یہی چیز فرماں برداری کہلاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کو ''عقیدۂ توحید'' کہتے ہیں۔

سوال۳: تقدیر پر ایمان کیا ہے؟ اس کے بارے میں تحریر کیجیے۔

جواب: تقدیر پر ایمان:

جس نے اسلام قبول کیا، کلمہ پڑھا اور دل سے اللہ کو اپنا خالق و مالک مانا اُس پر لازم ہے کہ وہ اپنی تقدیر کے معاملہ میں بھی اللہ سے راضی رہے اور اس بات پر ایمان رکھے کہ جو کچھ اُس کی زندگی میں پیش آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں آنے سے پہلے لوحِ محفوظ پر لکھ دیا ہے۔ تقدیر کی ہر اچھی اور بری بات کو دل سے ماننا اور اُس پر راضی رہنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

حُقوقُ العباد

صفحہ نمبر۲۲:

سوچیں اور بتائیں

اگر والدین اپنے بچّوں کو کسی کے سامنے ڈانٹیں تو بچّوں کو کیا کرنا چاہیے؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ بچّوں کو پلٹ کر جواب نہیں دینا چاہیے۔
۲۔ بچّوں کو بالکل بُرا نہیں ماننا چاہیے۔
۳۔ والدین کے ڈانٹنے سے بچّوں کی بے عزّتی نہیں ہوتی۔

سرگرمی

اولاد کی حیثیت سے آپ پر جو فرائض ہیں انہیں نکات کی صورت میں تحریر کیجیے۔

حل: (بچّوں کو سرگرمی خود کرنے کو دی جائے۔ تاہم اساتذہ کی آسانی کے لیے سرگرمی حل کر کے دی جارہی ہے)

۱۔ اپنے والدین کا حکم ماننا چاہیے۔
۲۔ اُن کی خدمت کرنی چاہیے۔
۳۔ اُن سے محبّت کرنی چاہیے۔
۴۔ اُن سے بے جا ضد نہیں کرنا چاہیے۔
۵۔ بے جا فرمائشیں کر کے اُنہیں پریشان یا تنگ نہیں کرنا چاہیے۔

مشق

سوال ۱: اولاد کا کیا فرض ہے؟

جواب: اولاد کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے والدین کی شُکر گزار رہے، اُن کی عزت و خدمت کرے اور اگر وہ بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے چڑچڑے ہو کر کچھ کہہ دیں تو خاموشی سے سن لے اور پلٹ کر جواب نہ دے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے؛ ''والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو، اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو نہ انہیں جھڑک کر جواب دو بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو۔'' (سورۂ بنی اسرائیل:۲۳)

سوال ۲: والدین کی خدمت نہ کرنے پر آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: قرآن اور حدیث میں والدین کی خدمت کو فرض قرار دیا گیا ہے اور اس فرض کو نظرانداز کرنے والے کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ اس بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا؛

''وہ شخص ذلیل و خوار ہو'' آپ ﷺ نے یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا۔ لوگوں نے پوچھا کون شخص یارسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا'' جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا۔'' (صحیح مسلم)

سوال ۳: والدین کو اولاد کی تعلیم و تربیت اور پرورش کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب: والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی بہترین پرورش کریں اور انہیں اچھی تعلیم و تربیت دیں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا؛

''باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دیتا ہے اس میں سب سے بہتر عطیہ اچھی تعلیم و تربیت ہے۔'' (مشکوٰۃ)

تربیت کے سلسلے میں آپ ﷺ نے فرمایا؛

''اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات سال کی ہو جائے اور نماز کے لیے ان کو مارو جب وہ دس سال کی ہو جائے۔'' (ابو داؤد)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اولاد کی دینی اور اخلاقی تربیت کے لیے ماں باپ کو سختی کرنے کی اجازت ہے لیکن ان کے ساتھ شفقت و محبّت کا سلوک اپنایا جائے اور حد سے زیادہ سختی یا بے جا لاڈ پیار نہ کیا جائے کیونکہ دونوں صورتوں میں بچّے بگڑ جاتے ہیں اگر وہ غلطی کریں تو ڈانٹ ڈپٹ کے بجائے نرمی سے سمجھایا جائے۔ اولاد کے درمیان فرق نہ رکھا جائے۔ کسی ایک بچے کو زیادہ محبت اور دوسرے کو کم توجہ نہ دی جائے ورنہ بچوں میں احساس محرومی اور اعتماد کی کمی پیدا ہوگی۔ کوئی چیز دینی ہو تو سب بچوں کو ایک سی چیز دی جائے کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے؛

''اگر ایک بچّے کو کوئی چیز دو تو دوسرے کو بھی ویسی ہی دو کیونکہ ناانصافی بُری بات ہے۔'' (ترمذی)

سوال۴: مسکین کسے کہتے ہیں؟ حدیث نبوی ﷺ تحریر کیجیے۔

جواب: مسکین سے مراد مانگنے والا نہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جو اپنی ضرورت، دکھ یا تکلیف کسی پر ظاہر نہیں کرتے۔ ان لوگوں پر خرچ کرنے کا بہت ثواب ہے۔ جسے مانگنے کی عادت ہوتی ہے وہ مانگ کر اپنی ضرورت پوری کر لیتا ہے لیکن غیرت مند شخص کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا۔ ایسے لوگوں کو تلاش کرنا چاہیے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا؛

"مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس چکر لگاتا ہے اور ایک دو لقمے یا ایک دو کھجور لے کر لوٹتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو اپنے پاس اتنا مال بھی نہیں رکھتا کہ اپنی ضرورت پوری کر سکے چونکہ وہ اپنا حال لوگوں سے چھپاتا ہے اس لیے کسی کو اس کی ضرورت کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ اُسے صدقہ دیں اور نہ ہی وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔" (صحیح بخاری و مسلم)

خالی جگہ پُر کریں۔

ا۔ حقوق العباد میں سب سے پہلے ....والدین.... کے حقوق ہیں۔

۲۔ والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ ....اولاد.... کی بہترین پرورش کریں۔

۳۔ اسلام سے قبل اہلِ عرب ....بیٹی.... کو ذلّت کا سبب سمجھتے تھے۔

۴۔ ....غیرت مند.... شخص کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا۔

معذوروں کے ساتھ برتاؤ

صفحہ نمبر ۲۴:

سوچیں اور بتائیں

اگر آپ کے خاندان یا جاننے والوں میں کوئی معذور ہو تو آپ اُن سے کیسا برتاؤ کریں گے؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ ہم اُن کے ساتھ اچھّا سلوک کریں گے اور اُن کا خیال رکھیں گے۔

۲۔ ہم ہر طرح سے ان کی مدد کریں گے۔

صفحہ نمبر ۲۵:

سرگرمی

۱۔ نابینا، گونگے، ہاتھوں یا پیروں سے معذور یا ذہنی معذور لوگوں میں سے کسی ایک کو ذہن میں رکھتے ہوئے اُن کے مسائل لکھیے اور یہ بھی لکھیے کہ آپ اُن کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں؟

حل:

(بچّوں کو سرگرمی خود کرنے کو دی جائے تاکہ اُن کے دل میں معذوروں کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو۔ تاہم اساتذہ کی آسانی کے لیے سرگرمی حل کی جا رہی ہے۔)

نابینا افراد کے مسائل:

اگر ہم چند منٹ کے لیے اپنی آنکھیں بند کرلیں تو نابینا افراد کے مسائل بہت بہتر انداز میں سمجھ سکتے ہیں۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا ہو تو ہم ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں۔ جبکہ نابینا افراد کو اسی اندھیرے کے ساتھ اپنی زندگی گزارنی پڑتی ہے۔ روز مرہ کے معمولی کام سے لے کر تعلیم حاصل کرنے اور پھر ملازمت کی دوڑ دھوپ تک انہیں قدم قدم پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ خاص کر آمدورفت کا مسئلہ ان کے لیے بہت سنگین ہوتا ہے۔ سڑک پر چلتے ہوئے کسی گاڑی سے ٹکرا جانے یا کھلے ہوئے گٹر میں گر جانے کا خوف ہر لمحہ دامن گیر رہتا ہے۔ ایسے میں ہم ''بینا'' لوگ اپنے ''نابینا'' دوستوں کو اپنی سواری پر لفٹ دے سکتے ہیں۔ ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں سڑک پار کرا سکتے ہیں۔ اپنے فالتو ٹائم کا کچھ حصہ خرچ کر کے انہیں کورس کی یا کوئی بھی مفید کتاب پڑھ کر سنا سکتے ہیں۔

سرگرمی

۲۔ لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے۔
مثالی ۔ آبرو۔ تاکید۔ تعجّب۔ ٹھیس۔ تنبیہ۔ نادم۔

حل: (سرگرمی حل کی جارہی ہے لیکن جملے بچّوں کو خود کرنے کو دیئے جائیں)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مثالی	جس کی مثال دی جائے	ٹھیس	چوٹ ۔ضرب ۔ٹھوکر
آبرو	عزّت	تنبیہ	نصیحت
تاکید	ہدایت	نادم	شرمندہ ۔پشیمان
تعجّب	بہت حیرت ہونا		

مشق

سوال ۱: ایک مثالی اور خوشحال معاشرہ کیسا ہوتا ہے؟

جواب: ایک مثالی اور خوشحال معاشرہ وہ ہوتا ہے جہاں لوگ ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہوں اور احترام کرتے ہوں۔ جہاں حقوق و فرائض پوری طرح سے ادا کیے جاتے ہوں۔کوئی کسی کی جان ، مال، عزّت اور آبرو کا دشمن نہ ہو۔کسی فرد کی طرف سے کسی کو کوئی خطرہ نہ ہو اور نہ کسی کی دل آزاری ہو۔

سوال ۲: معذور کسے کہتے ہیں اور ہمارا مذہب معذوروں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنے کی تاکید کرتا ہے؟

جواب: معذور سے مراد وہ لوگ ہیں جو کسی بیماری یا حادثے، یا پھر پیدائشی طور پر کسی جسمانی عضو سے محروم ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ بہت ہی خاص توجہ اور حُسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں۔ ہماری ذرا سی توجّہ، ہمدردی اور مدد اُن کا حوصلہ بڑھا سکتی ہے۔اکثر بچّے شرارت میں ایسے لوگوں کو بُرے بُرے ناموں سے پکارتے ہیں جیسے ''اندھا، لنگڑا، لولا'' وغیرہ۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ اس بات سے سخت ناراض ہوتا ہے۔ ہمارا مذہب ہمیں معذوروں کے ساتھ بہترین سلوک کرنے کی تاکید کرتا ہے۔

سوال ۳: پاگل لڑکی کے ساتھ آپ ﷺ کا رویہ تحریر کیجیے۔

جواب: مدینہ میں ایک پاگل لڑکی تھی جو گلیوں میں پھرتی رہتی اور اپنے آپ سے باتیں کرتی رہتی تھی۔ لوگوں کو معلوم تھا

کہ وہ پاگل ہے اس لیے کوئی بھی اُس کی بات پر توجہ نہیں دیتا تھا۔ ایک دن نبی کریم ﷺ اپنے صحابہؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ وہ پاگل لڑکی آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ کیا آپ میرا ایک کام کر دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا؛ ''ہاں بتاؤ کیا کام ہے؟''لڑکی نے کہا آپ ﷺ میرے ساتھ آیئے۔ وہ آپ ﷺ کو لے کر مدینہ کی گلیوں میں پھرتی رہی اور آپ ﷺ کے ساتھ بے تکلّفی سے باتیں کرتی رہی۔ صحابہ کرامؓ کو بہت تعجّب ہوا کہ یہ لڑکی پاگل ہے پھر بھی آپ ﷺ اُس کی دلجوئی فرما رہے ہیں۔ ایک جگہ پہنچ کر وہ لڑکی زمین پر بیٹھ گئی اور آپ ﷺ کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ آپ ﷺ بھی زمین پر بیٹھ گئے اور جب اُس کی بات پوری ہوگئی تب آپ ﷺ اپنے صحابہؓ کے پاس واپس تشریف لے آئے۔

سوال۴: حضرت عبداللہ ابنِ مکتومؓ کا واقعہ لکھیے۔

جواب: نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں ایک نابینا صحابی بھی تھے جن کا نام عبداللہ ابن مکتومؓ تھا۔ آپ ﷺ اُن کا بہت خیال کرتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ آپ ﷺ کے پاس کوئی دینی مسئلہ پوچھنے کے لیے حاضر ہوئے۔ اُس وقت آپ ﷺ کے پاس چند قریشی سردار بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ اُنہیں اسلام کی تبلیغ فرما رہے تھے۔ وہ لوگ سوالات بھی پوچھ رہے تھے اور آپ ﷺ نہایت جوش سے گفتگو فرما رہے تھے۔ ابن مکتومؓ معاملہ کی نوعیت سمجھ نہ سکے اور آپ ﷺ کو متوجہ کرنا چاہا۔ آپ ﷺ نے سوچا کہ ابن مکتومؓ تو اپنے ساتھی ہیں آتے جاتے رہتے ہیں، اُن کا مسئلہ میں بعد میں سن لوں گا۔ سردارانِ قریش شاید آج کی اس ملاقات میں اسلام قبول کر لیں۔ لہٰذا آپ ﷺ نے اپنی ساری توجّہ اُنہی کی جانب رکھی۔ اس بات سے ابن مکتومؓ کے دل کو بہت ٹھیس پہنچی اور وہ واپس چلے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیلؑ کے ذریعے آپ ﷺ پر وحی نازل فرمائی جس میں تنبیہ کی؛

''آپ ناراض ہوئے اور منہ موڑ لیا۔ صرف اس لیے کہ آپ کے پاس ایک نابینا آیا، آپ کو کیا خبر شاید وہ سنور جاتا یا نصیحت سنتا اور اُسے نصیحت فائدہ پہنچاتی۔'' (سورۂ عبس: ۱-۴)

آپ ﷺ سخت نادم ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے خوب استغفار کیا۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ ہمارا مذہب ہمیں ....معذوروں......... کے ساتھ بہترین سلوک کرنے کی تاکید کرتا ہے۔
۲۔ اکثر بچّے شرارت میں معذور لوگوں کو ....بُرے......... ناموں سے پکارتے ہیں۔
۳۔ آپ ﷺ نے مدینے کی ....پاگل......... لڑکی کی دلجوئی فرمائی۔
۴۔ ....معذور......... افراد بہت محبّت اور توجّہ کے مستحق ہوتے ہیں۔

عفو و درگزر

صفحہ نمبر۲۷:

سوچیں اور بتائیں

ساری دنیا میں امن کس طرح قائم ہوسکتا ہے؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ اگر سب لوگ ایک دوسرے کی غلطیوں کونظر انداز کردیں تو ساری دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

۲۔ اگر سارے لوگ ایک دوسرے کا احترام کریں تو امن قائم ہوسکتا ہے۔

سرگرمی

''عفو و درگزر'' کے موضوع پر پانچ منٹ کا تقریری مقابلہ کرایا جائے۔

حل: (بچّوں کو یہ سرگرمی ضرور کرائی جائے تا کہ اُن میں بات کرنے کی صلاحیت بہتر ہو اور اُن کے خیالات کو جانچا جاسکے کہ وہ عفو و درگزر کی اہمیت کو سمجھ سکے یا نہیں)

مشق

سوال۱: عفو و درگزر کا کیا مطلب ہے؟

جواب: عفوعربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے''معاف کردینا'' اور درگذر کا مطلب'' ''غلطی کونظر انداز کرنا'' ہے۔

سوال۲: حضور اکرم ﷺ کے معاف کر دینے سے متعلق کوئی ایک واقعہ لکھیے۔

جواب: ہمارے پیارے نبی ﷺ کی زندگی میں عفو و درگذر کی ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ جنگ اُحد میں آپ ﷺ کے پیارے چچّا حضرت حمزہؓ کو شہید کردیا گیا مگر آپ ﷺ نے اُن کے قاتل کو بھی معاف کردیا۔

سوال۳: اسلام سے قبل عرب کے لوگ لڑائی جھگڑا کیوں کیا کرتے تھے؟

جواب: اسلام سے قبل عرب کے لوگ معمولی باتوں کونظر انداز کرنے کے بجائے آپس میں لڑنا شروع کر دیتے تھے مثلاً کبھی وہ جانوروں کو پہلے پانی پلانے پر تو کبھی گھوڑوں کی دوڑ میں ہارنے پر اس طرح لڑتے تھے کہ ایک دوسرے کوقتل کردیا کرتے اور پھر یہی لڑائیاں سالوں چلتی رہتی تھیں۔

صبر

صفحہ نمبر ۲۹:

سوچیں اور بتائیں

کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو مصیبتوں اور آزمائشوں سے گزارا؟

بچوں کا ممکنہ جواب: تا کہ عام لوگ کسی مصیبت میں مبتلا ہوں تو انبیاء سے سبق حاصل کرتے ہوئے صبر کریں۔

صفحہ نمبر ۳۰:

سرگرمی

لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے۔

اُولُوالعزم ۔ مفہوم۔ تاخیر۔ بدگمانی۔ آسائش۔ رواں۔ ڈھال۔ دُشوار۔ مصلحت۔ غم خوار

حل: (سرگرمی حل کر کے دی جارہی ہے۔)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اُولُواَلعزم	بہادر۔ بڑے حوصلہ والا	ڈھال	تلوار یا نیزے کے وار کو روکنے والا ہتھیار
مفہوم	جو سمجھ میں آئے	دُشوار	بہت مشکل۔سخت
تاخیر	دیر	مصلحت	بھلائی۔خوبی
بدگمانی	بُرا خیال رکھنا	غم خوار	ہمدرد۔دُکھ درد کا شریک
آسائش	آرام۔چین۔سُکھ۔راحت	رواں	جاری ہونا۔بہنا۔تیز

مشق

سوال۱: صبر کے معنی اور مفہوم بیان کریں۔

جواب: صبر کے معنی ''روکنے اور برداشت کرنے'' کے ہیں۔ صبر کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنی کوششوں کا نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دے ،اپنے کاموں میں تاخیر یا ناکامی پر اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انتظار کرے اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو کچھ حاصل ہو اُس پر راضی ہوجائے۔

سوال۲: پیغمبروں کی خصوصیت کیا ہے اور ایک آدمی اپنے اندر یہ خصوصیت کیسے پیدا کرسکتا ہے؟

جواب: پیغمبروں کی خصوصیت یہ ہے کہ اُنھوں نے تکلیف کے وقت ہمیشہ صبر کیا اوراللہ تعالیٰ کو اپنا ساتھی تصور کر کے اُس کی مصلحت کو مدِّنظر رکھا۔ جب ایک عام آدمی صبر کرتا ہے تو اُس کے اندر بھی یہی پیغمبرانہ خصوصیت پیدا ہوجاتی ہے۔

سوال۳: مصیبت اور رنج و تکلیف کے وقت ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: مصیبت، رنج اور تکلیف کے وقت ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات سے بدگمانی نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی ناشکری اور کفر کے کلمات منہ سے نکالنے چاہییں بلکہ اللہ تعالیٰ کو اپنا سب سے بڑا ہمدرد اور سب سے زیادہ محبت کرنے والا دوست سمجھنا چاہیے۔ جب کوئی بندہ ایسا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر آرام و آسائش کے دروازے کھول دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،''ہاں جنھوں نے صبر کیا اور نیک عمل کیے یہی ہیں جن کے لیے بخشش اور اجرعظیم ہے۔''

(سورۂ ھود: ۱۱)

سوال۴: بے صبری کرنے کا نتیجہ کیا ہوگا؟

جواب: اگر انسان بے صبری کا مظاہرہ کرے، پریشانیوں اور رنج وغم کو برداشت کرنے کے بجائے اپنی قسمت کو برا کہے اور اللہ تعالیٰ سے بدگمان ہو جائے یا پھر اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے قانون پر عمل کرنے کے بجائے شیطان کی باتوں پر عمل شروع کر دے تو نتیجہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور جہنّم ہے۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ آپ صبر کیجیے جس طرح ....اُولُوالعزم پیغمبروں....... نے صبر کیا۔

۲۔ ہاں جنھوں نے ....صبر....... کیا اور نیک عمل کیے یہی ہیں جن کے لیے ....بخشش....... اور ....اَجرعظیم ہے۔

۳۔ آپ ﷺ نے اپنی بیٹی ....زینبؓ....... اور بیٹے ....ابراہیمؑ....... کی موت پر بھی صبر کیا۔

انصاف پسندی

صفحہ نمبر ۳۴:

سوچیں اور بتائیں

اگر ہر شخص انصاف پسندی سے کام لینا شروع کردے تو ہمارے اردگرد کیسا ماحول ہوگا؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ ہر طرف امن اور سکون ہوگا۔ ۲۔ کسی کو کسی سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔

سرگرمی

ایک شخص کی گائے نے دوسرے شخص کے باغ میں گھس کر اُس کے دس پودے خراب کر دیئے۔ باغ کے مالک نے انصاف کا مطالبہ کیا ہے۔ اگر آپ اس مقدمہ کے منصف (جج) ہوں تو کیا فیصلہ کریں گے؟

حل:

(بچّوں کو سرگرمی خود کرنے کو دی جائے تاکہ اُن میں فیصلہ کرنے کی صلاحیت بہتر ہو تاہم سرگرمی حل کی جارہی ہے۔ ٹیچر پہلے بچّوں کو خود یہ سرگرمی کرنے کو دیں پھر جوابات کو ملا کر دیکھا جائے)

اگر میں منصف ہوتا/ ہوتی تو میں حکم دیتا/ دیتی کہ

- گائے کا مالک باغ کے مالک کو پودوں کی قیمت ادا کرے۔

یا

- گائے کا مالک باغ کے مالک کو ویسے ہی پودے خرید کردے۔

مشق

سوال ۱: انصاف پسندی سے کیا مراد ہے؟

جواب: انصاف پسندی سے مراد آپس کے معاملات میں ایک دوسرے کے حقوق اور فرائض کو صحیح طرح سے ادا کرنا ہے چاہے وہ کوئی بھی معاملہ ہو جیسے والدین کا انصاف یہ ہے کہ وہ اپنی تمام اولاد میں برابر کا پیار بانٹیں اور اُن کا حق ادا کریں۔ اسی طرح اولاد کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی خدمت کریں، اُن کا کہنا مانیں اور اُن

کی عزّت کریں۔ اگر کسی نے ماں باپ کے حقوق پورے نہ کیے تو اُس نے ناانصافی کی۔ اگر کوئی کاروبار کرتا ہے تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنے مال کو بیچتے ہوئے جھوٹ سے کام نہ لے۔ اپنے مال کو اصل قیمت سے بہت زیادہ قیمت میں نہ بیچے کیونکہ یہ عمل گاہک کے ساتھ ناانصافی ہے۔

سوال ۲: آپ ﷺ کی انصاف پسندی کا کوئی ایک واقعہ تحریر کیجیے۔

جواب: ایک مرتبہ ایک صحابیؓ نے ایک بدو سے اُونٹ خریدا لیکن وعدے کے مطابق قیمت ادا نہ کی۔ بدو اُن صحابیؓ کو پکڑ کر آپ ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ واقعہ بیان کیا گیا۔ آپ ﷺ نے صحابیؓ سے فرمایا ''قیمت ادا کرو۔'' اُنھوں نے رقم نہ ہونے کی مجبوری بتائی۔ آپ ﷺ نے بدو سے کہا ''انھیں بازار میں لے جا کر فروخت کردو۔'' بدو اُنھیں بازار لے گیا۔ ایک صاحب نے بدو کو قیمت دے کر صحابیؓ کو خرید کر آزاد کردیا۔ اس طرح بدو کو رقم دلوا کر آپ ﷺ نے انصاف کیا۔

سوال ۳: حضرت شعیبؑ کی قوم کیا کرتی تھی اور اُس کا کیا انجام ہوا؟

جواب: حضرت شعیبؑ کی قوم ناپ تول میں انصاف سے کام نہ لیتی تھی۔ وہ لوگ ناپ تول کرتے وقت بہت بے ایمانی کیا کرتے تھے۔ حضرت شعیبؑ نے بار بار اپنی قوم کو اس حرکت سے منع کیا اور اللہ کے عذاب سے ڈرایا لیکن وہ لوگ نافرمانی سے باز نہ آئے۔ بالآخر اللہ کا عذاب نازل ہوا اور وہ قوم مٹا دی گئی۔

سوال ۴: کسی کے ساتھ ناانصافی کرنے کی صورت میں کیا ہوگا؟

جواب: ہمیں چاہیے کہ اپنی زندگی میں ہر جگہ انصاف سے کام لیں کیونکہ جس کے ساتھ ناانصافی کی گئی اُسے اللہ تعالیٰ آخرت میں ناانصافی کا بدلہ ضرور دلائیں گے اور ناانصافی کرنے والے شخص کی نیکیاں مظلوم کو دے دی جائیں گی۔ اگر نیکیاں نہ ملیں تو پھر مظلوم کے گناہ ناانصافی کرنے والے کے حصّے میں ڈال دیئے جائیں گے۔ لہٰذا اس صورتحال سے بچنے کے لیے ہمیں چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی انصاف سے کام لینا چاہیے۔

سوال ۵: انصاف پسندی سے متعلق قرآنی آیات کا ترجمہ بمعہ حوالہ لکھیے۔

جواب: قرآن کریم میں ہے؛

''آپ کہہ دیجیے کہ میرے رب نے حکم دیا ہے انصاف کا۔'' (سورۂ اعراف: ۲۹)

''اور ناپ تول کرو تو پورا پورا کرو اور سیدھے ترازو سے تولا کرو یہی بہتر ہے اور اس کا انجام بہت اچھا ہے۔''
(سورۂ بنی اسرائیل: ۳۵)

وقت کی قدر

صفحہ نمبر ۳۵:

سوچیں اور بتائیں

آپ کس مضمون میں کمزور ہیں اور روزانہ کتنے گھنٹے اس مضمون کو دے سکتے ہیں؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: (نوٹ: ہر بچّے سے یہ سوال علیحدہ علیحدہ پوچھا جائے)

صفحہ نمبر ۳۶:

سرگرمی

۱۔ ایک ڈائری بنائیں۔ روزانہ رات کو اُس میں دن بھر کے مشاغل لکھیں اور نوٹ کریں کہ کس کام میں آپ نے اپنا وقت ضائع کیا یا صحیح استعمال کیا۔ (اس سرگرمی کو بچّے خود کریں گے)

۲۔ لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے۔

کرتب۔ ترک۔ شکوہ۔ طویل۔ ساعت۔ موجد۔ خیالی پلاؤ پکانا۔ تراشنا۔
خداداد۔ گردش۔ تاکید۔ برادہ۔ نادم۔ عارضی پناہ۔ مفسرین۔ تالیف

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کرتب	عجیب وغریب کام	ساعت	لمحہ۔ پل۔ گھڑی
خداداد	اللہ کی طرف سے دی ہوئی	نادم	شرمندہ۔ پشیمان
تَرک	چھوڑنا	موجد	ایجاد کرنے والا۔ کوئی نئی چیز بنانے والا
گردش	چکر	عارضی پناہ	تھوڑے وقت کی پناہ
شکوہ	شکایت	خیالی پلاؤ پکانا	ایسی باتیں سوچنا جو ممکن نہیں
تاکید	ہدایت	مفسّرین	تفسیر لکھنے والے۔ مفسّر کی جمع
طویل	بہت لمبا	تراشنا	چھیلنا
بُرادہ	لکڑی یا کسی دھات کا چُورا۔ سفوف	تالیف	مختلف کتابوں سے مضامین لے کر اُنھیں نئے انداز سے ترتیب دینا

مشق

سوال۱: نبی کریم ﷺ اور دیگر صحابہ و بزرگانِ دین نے وقت کے بارے میں کیا فرمایا؟ نکات کی صورت میں لکھیے۔

جواب: ۱۔ نبی کریم ﷺ کی ایک مشہور حدیث ہے:

''اسلام کے حُسن میں سے ایک بات یہ ہے کہ انسان فضول مشاغل ترک کر دے۔'' (ابن ماجہ)

۲۔ علامہ سیوطیؒ نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہر صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اعلان کرتا ہے کہ آج اگر کوئی بھلائی کرسکتا ہے تو کرلے، آج کے بعد میں پھر کبھی واپس نہیں لوٹوں گا۔''

۳۔ حضرت عمرؓ دُعا فرماتے تھے: ''اے اللہ ہم تجھ سے ساعتوں کی بہتری اور وقت میں برکت کا سوال کرتے ہیں۔''

۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے، ''میں اُس دن سے زیادہ کسی چیز پر نادم نہیں ہوتا جو میری عمر سے کم ہوجائے اور اُس میں میرے عمل میں اضافہ نہ ہوسکے۔'' حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے تھے۔

''دن رات کی گردش ہماری عمر کو کم کر رہی ہے پھر ہم عمل میں کیوں سست ہیں؟''

سوال۲: طالب علموں کے لیے شیطان کا خطرناک ہتھیار کون سا ہے؟

جواب: طالب علموں کو علم کی راہ سے ہٹانے کے لیے شیطان کا ایک خطرناک ہتھیار ہے ''کل کرلوں گا'' یہ ایک بہت بڑا دھوکہ اور فریب ہے کیونکہ کل کبھی نہیں آتی، وہ ہمیشہ آج بن جاتی ہے اور لوگ اس بات پر کبھی غور نہیں کرتے۔ ''کل کرلوں گا'' کا زیادہ استعمال وہ لوگ کرتے ہیں جو صبح سے شام تک خیالی پلاؤ پکاتے رہتے اور خواب دیکھتے رہتے ہیں۔ لفظ ''کل'' دراصل نالائق اور کاہل طالب علموں کے لیے ایک عارضی پناہ ہے۔

سوال۳: وقت بیکار گزار دینے کا بہت بڑا نقصان کیا ہے؟

جواب: وقت بیکار گزار دینے کا ایک بہت بڑا نقصان یہ ہے کہ فارغ آدمی کے خیالات ناپاک ہوجاتے ہیں اور وہ خود بھی طرح طرح کے جسمانی اور روحانی امراض کا شکار ہوجاتا ہے۔ حرص و حسد، ظلم، چوری، نشہ بازی عموماً وہی لوگ کرتے ہیں جو وقت بیکار گزارتے رہتے ہیں۔ سستی اور کاہلی رگوں اور پٹھوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح لوہے کو زنگ۔ زندہ آدمی کے لیے بیکار رہنا موت کے برابر ہے۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ اے اللہ ہم تجھ سے ......ساعتوں...... کی بہتری اور ......وقت...... میں برکت کا سوال کرتے ہیں۔

۲۔ دُنیا ......آخرت...... کی کھیتی ہے۔

۳۔ وقت کی مثال تیز دھوپ میں رکھی ......برف کی سل...... جیسی ہے۔

بُغض و حسد

صفحہ نمبر ۳۸:

سوچیں اور بتائیں

اگر آپ کا دوست جماعت میں اوّل آتا ہو تو آپ کیا کریں گے؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ ہم اُس سے حسد نہیں کریں گے اور دوست کی خوشی میں خوش ہوں گے۔

۲۔ ہم بھی اس کی طرح اوّل آنے کی کوشش کریں گے۔

سرگرمی

لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے۔

منفی۔ گریز۔ مونڈ دینا۔ شیوہ۔ مراد۔ کینہ۔ وعید

حل:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
منفی	نفی کیا گیا۔ رد کیا گیا	مراد	مطلب
گریز	بچنا	کینہ	نفرت۔ بغض
مونڈ دینا	سر کے بال اُتارنا	وعید	سزا دینے کا وعدہ
شیوہ	طریقہ		

مشق

سوال ۱: حسد کیا ہے؟ حاسد کی کیا کوشش ہوتی ہے؟

جواب: حسد ایک منفی جذبہ ہے جس میں انسان دوسرے انسان کی کوئی بھی اچھی چیز مثلاً خوبصورتی، مال و دولت، شہرت، نیک نامی، اعلی عہدہ، اچھی ملازمت یا کوئی بھی شے دیکھ کر دل ہی دل میں جلتا اور یہ خواہش کرتا ہے کہ اس کے پاس یہ چیز کیوں ہے اور میرے پاس کیوں نہیں۔ حسد کرنے والے کو ''حاسد'' اور جس سے حسد کیا جائے اُسے ''محسود'' کہتے ہیں۔حسد کرنے والا نفرت کی آگ میں دن رات جلتا رہتا اور اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ محسود کو کسی بھی طریقے سے نقصان پہنچائے اور جو نعمت اس کے پاس ہے وہ اس سے چھن جائے۔اس کے لیے حاسد اسے مالی، ذہنی، جسمانی یا جانی نقصان پہنچانے سے بھی گریز نہیں کرتا اور ایسا کر کے دلی خوشی محسوس کرتا ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ وہ کتنا گناہ گار اور کتنے سخت عذاب کا مستحق ہے کیونکہ کسی کا نقصان کر کے خوش ہونا، ظلم کرنا، بے عزّتی کرنا یا قتل کرنا وہ کام ہیں جن پر اللہ کی طرف سے سخت عذاب کی وعید دی گئی ہے اور اگر نقصان نہیں پہنچایا لیکن حسد کا جذبہ دل میں رکھا تو اس کی تمام نیکیاں برباد ہوجاتی ہیں۔

سوال ۲: حسد کے بارے میں آپ ﷺ کی احادیث تحریر کیجیے۔

جواب: اس کے بارے میں آپ ﷺ نے ابو ہریرہؓ سے فرمایا؛

''تم حسد کی بیماری سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔'' (ابو داؤد)

''بغض وحسد کی بیماری مونڈ دینے والی ہے۔سر کے بالوں کو نہیں بلکہ دین و ایمان کو۔'' (مسند احمد۔ترمذی)

سوال ۳: بغض و کینہ رکھنے والوں کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا؛

''ہر ہفتے میں دو دن (پیر اور جمعرات) لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں تو ہر مومن کی معافی کا فیصلہ کردیا جاتا ہے سوائے دو آدمیوں کے جو ایک دوسرے سے بغض و کینہ رکھتے ہوں۔پس ان کے بارے میں حکم دیا جاتا ہے ان کی معافی نہ لکھو جب تک یہ آپس میں بغض اور دشمنی سے باز نہ آئیں اور دلوں کو صاف نہ کرلیں۔'' (صحیح مسلم)

سُورۂ مُمتَحِنَه

صفحہ نمبر ۴۳:

مشق

سوال ۱: سُورۂ مُمتَحِنَه کا تعارف لکھیے۔

جواب: تعارف:

سُورۂ مُمتَحِنَه مدنی سورۃ ہے۔ اس میں تیرہ (۱۳) آیات اور دو (۲) رکوع ہیں۔ یہ سورۃ صلح حدیبیہ اور فتح مکّہ کے درمیانی عرصہ میں نازل ہوئی۔ مُمتَحِنَه کا مطلب ہے''وہ عورت جس کا امتحان لیا جائے۔'' چونکہ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ جو عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو اُن کے مسلمان ہو جانے کی اچھی طرح جانچ پڑتال کی جائے اسی وجہ سے اس سورۃ کا نام مُمتَحِنَه رکھا گیا ہے۔

سوال ۲: حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ نے کفّارِ مکّہ کو خط کیوں لکھا تھا؟

جواب: حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ ہجرت کر کے مدینہ آگئے تھے لیکن بیوی بچّے وہیں مکّہ میں رہ گئے تھے اور اُن کا وہاں کوئی نہیں تھا۔ اُنہوں نے سوچا کہ اگر وہ کفّار کو خط کے ذریعے مسلمانوں کے جہاد کی اطلاع کر دیں تو وہ احسان مند ہو کر اُن کے بیوی بچّوں کی حفاظت اور خیال کر لیں گے۔ اس خیال سے حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ نے کفّارِ مکّہ کو خط لکھا تھا۔

سوال ۳: حضرت حاطب کی بات سن کر آپ ﷺ نے کیا کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے اُن کی سچّائی سن کر اُنہیں معاف کر دیا۔

سوال ۴: حضرت اسماءؓ نے اپنی والدہ سے ملنے سے کیوں انکار کیا؟

جواب: حضرت اسماءؓ نے اُن کے مشرک ہونے کی وجہ سے ملنے سے انکار کر دیا۔

سوال ۵: حضرت اسماءؓ کے انکار پر آپ ﷺ نے کیا حکم دیا؟

جواب: آپ ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے اُنہیں والدہ سے ملنے اور تحفے قبول کر لینے کی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا؛ ''اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔''

سوال٦: سُورۂ مُمتَحِنَہ کی آیت نمبر ٨ سے کیا ثابت ہوا؟

جواب: اس آیت سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی کافر ہم سے اسلام کے خلاف نہیں لڑتا اور اچھا سلوک کرتا ہے تو پھر ہمیں بھی اُس کے ساتھ بہتر سلوک کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ انصاف کو پسند کرتا ہے۔

سوال ۷: مندرجہ ذیل سرخیوں کی مدد سے آیت نمبر ا کی تشریح کیجیے نیز ہر سرخی میں دو سے تین سطریں لکھی جائیں۔

ا۔ کفّار سے دوستی نہ کرنے کا حکم ٢۔ اللہ باخبر ہے ٣۔ ملکی راز کی حفاظت

جواب:

ا۔ کفّار سے دوستی نہ کرنے کا حکم

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ کافروں سے دوستی بالکل نہ کریں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ یہ کافر اللہ کے وجود سے انکار کرتے ہیں۔ ان لوگوں نے اللہ کے نبی ﷺ کو اور مسلمانوں کو اپنے وطن سے اس لیے نکال دیا کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

٢۔ اللہ باخبر ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ تم ان کافروں سے دوستی رکھنا چاہتے ہو لیکن یہ تمہارے دشمن ہیں تم ان کی نیت سے واقف نہیں اگر تم اللہ کی خوشی کی خاطر جہاد کرنے نکلے ہو تو پھر ان سے دوستی کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ تم لوگوں سے چُھپ چُھپ کر ان کو پیغام بھیجتے ہو لیکن اللہ باخبر ہے۔ اس طرح تم گمراہ ہو جاؤ گے اور اپنے راستے سے بھٹک جاؤ گے کیونکہ کافروں سے دوستی رکھنے میں اسلام اور اسلامی تہذیب کو خطرہ ہے۔

٣۔ ملکی راز کی حفاظت

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خبردار کرتے ہوئے حکم دیا ہے کہ ہر مسلمان پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ملکی راز اور معاملات کی حفاظت کرے تاکہ دشمن فائدہ نہ اُٹھا سکے اور اپنی دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے کافروں سے دور رہے۔

اَحادیثِ نبوی ﷺ

صفحہ نمبر ۴۷:

مشق

سوال ۱: مندرجہ بالا تمام احادیث کی تشریح وضاحت سے کیجیے نیز ہر حدیث کی تشریح کی ابتداء میں حدیث کی تعریف بیان کی جائے اور تشریح میں اُسی مضمون کی کم از کم دو مزید احادیث اور ایک فرمانِ اِلٰہی ضرور شامل کریں۔

نوٹ: تمام احادیث کی تشریح بچّوں کو خود کرنے کو دی جائے۔

اَصحابِ کہف

صفحہ نمبر۵۲:

سوچیں اور بتائیں

اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کے واقعہ سے کیا ثابت کیا؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

۲۔ وہ جو چاہے کرسکتا ہے۔

۳۔ مرنے کے بعد وہی دوبارہ زندہ کرے گا۔

سرگرمی

۱۔ مندرجہ ذیل اشارے پڑھ کر ترکی کے بارے میں معلومات کو چارٹ بنا کر اٹلس کی مدد سے مکمل کیجیے۔

- دارالحکومت
- قومی زبان
- کل آبادی
- مذہب
- کرنسی
- قومی کھیل

حل: (بچّوں کو سرگرمی خود کرنے کو دی جائے تاہم اساتذہ کی آسانی کے لیے سرگرمی حل کر کے دی جا رہی ہے)

ترکی

دارالحکومت	انقرہ
قومی زبان	ترکش
کل آبادی	۷۳،۷۲۲،۹۸۸ (۲۰۱۰ کے مطابق)
مذہب	اسلام
کرنسی	ترکش لیرا
قومی کھیل	فٹبال

سرگرمی

۲۔ لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے۔

خادم۔ کشادہ۔ کترا جانا۔ سُراغ۔ آگاہ۔ چاق و چوبند۔ غالب۔

ناواقف۔ وسیع۔ دہلیز۔ داستان۔ سرسری۔ صدیاں۔ ارشاد۔

حل:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خادم	نوکر۔ ملازم	آگاہ	جاننا۔ کسی بات کا بتانا
ناواقف	انجان۔ جسے جانتے نہ ہوں	سرسری	معمولی، جلدی
کشادہ	چوڑا	چاق و چوبند	تندرست۔ توانا
وسیع	چوڑا۔ کشادہ	صدیاں	صدی کی جمع۔ بہت سے سو سال
سراغ	کھوج۔ نشان۔ تلاش	غالب	زبردست۔ زور آور۔ جیتنے والا
داستان	کہانی	ارشاد	حکم دینا۔ کہنا

مشق

سوال ۱: دقیانوس کون تھا اور وہ کیا کرتا تھا؟

جواب: دقیانوس بُت پرست تھا اور بُت بنوا کر لوگوں سے زبردستی اُن کی پوجا کرواتا تھا۔

سوال ۲: نوجوانوں کے انکار، دقیانوس کی دھمکی اور نوجوانوں کے فرار ہونے کا واقعہ تحریر کیجیے۔

جواب: کچھ نوجوان ایسے تھے جو بتوں کی پوجا کرنے سے نفرت کرتے اور صرف ایک اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ یہ نوجوان حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والے تھے۔ اُنھوں نے دقیانوس کی بات پر عمل کرنے سے انکار کرتے ہوئے اللہ پر ایمان کا اعلان کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ شہزادے یا بادشاہ کے خادم تھے۔ دقیانوس کو اس بات کی خبر ہوگئی۔ اُس نے ان نوجوانوں کو دربار میں بُلوا کر حکم دیا کہ اُسے اور اُس کے بُتوں کو سجدہ کیا جائے مگر اُنہوں نے صاف انکار کر دیا۔ دقیانوس نے اُنہیں سخت سزاؤں اور بدترین انجام کی دھمکی دی۔ دقیانوس اپنے ظلم وستم کی وجہ سے مشہور تھا اور لوگ اُس سے ڈرتے تھے۔ اُن نوجوانوں نے جان لیا کہ اس بادشاہ کے ظلم سے بچنا ممکن نہیں چنانچہ اپنے ایمان کی حفاظت کی خاطر یہ نوجوان وہاں سے فرار ہوگئے۔ یہ چند نوجوان ایک دوسرے سے ناواقف تھے۔ اتفاق سے وہ سب ایک ہی پہاڑ پر جمع ہوتے گئے۔ جب آپس میں بات چیت ہوئی تو معلوم ہوا کہ ان سب کا نظریہ ایک ہے یعنی یہ سب ایک اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں تو سب ایک دوسرے کے دوست بن گئے۔

سوال۳: قرآن مجید میں ان نوجوانوں کو کن ناموں سے مخاطب کیا گیا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں ان نوجوانوں کو ''اصحاب کہف'' اور ''اصحاب رقیم'' کے نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔

سوال۴: شہر پہنچنے کے بعد یملیخا کے ساتھ کیا ہوا؟ مختصر لکھیے۔

جواب: شہر پہنچ کر یملیخا کو شہر اور لوگوں میں تبدیلی پر حیرت تو ہوئی لیکن اس پر غور نہ کیا کیونکہ کھانا لے جانے کی جلدی تھی۔ کھانا خرید کر جب سکّہ دیا تو دوکاندار حیران ہوگیا کیونکہ سکّہ دقیانوس کے دور کا تھا۔ اُسے شبہ ہوا کہ اس نوجوان کو کہیں سے پرانے زمانے کا خزانہ مل گیا ہے۔ وہاں پر موجود سب لوگوں میں یہ بات پھیل گئی پھر لوگوں سے ہوتے ہوتے بادشاہ تک پہنچ گئی اور یملیخا کو بیدوسس کے سامنے پیش کر دیا گیا۔ یملیخا سخت حیران و پریشان یہ سمجھ رہا تھا کہ دقیانوس بادشاہ کی حکومت ہے اور اس کی جان خطرے میں پڑ گئی ہے لیکن بادشاہ نے یقین دلایا کہ وہ بالکل محفوظ ہے اور کفر و شرک کی حکومت مٹ چکی ہے۔ بادشاہ کا جذبۂ ایمانی دیکھ کر یملیخا نے سب کچھ بتا دیا۔ بیدوسس بادشاہ جو حضرت عیسیٰؑ کے دین پر قائم تھا۔ اُسے تاریخی اعتبار سے یہ معلوم تھا کہ برسوں پہلے کچھ نوجوان اللہ کی خاطر اچانک غائب ہوگئے تھے اور تلاش کے باوجود اُن کا کوئی سراغ نہ مل سکا تھا۔ یملیخا سے ملنے کے بعد بیدوسس سمجھ گیا کہ یقیناً یہی وہ نوجوان ہیں جن کی داستانیں پرانے زمانے کے لوگ سنایا کرتے تھے۔ بادشاہ نے یملیخا کا بہت احترام کیا اور اُس کے بقیہ ساتھیوں سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔

سوال ۵: اصحاب کہف کے نہ ملنے پر بیدوسس اور اُس کے لوگوں نے کیا فیصلہ کیا؟ قرآنی آیت کا ترجمہ بھی لکھیے۔

جواب: اصحاب کہف کے نہ ملنے پر بیدوسس اور اُس کے لوگوں نے فیصلہ کیا کہ یہاں یادگار کے طور پر مسجد بنا دی جائے اور اپنے اندازے کے مطابق اس جگہ مسجد تعمیر کر دی۔ قرآن مجید میں ذکر ہے؛

''ہم نے اس طرح لوگوں کو اُن کے حال سے آگاہ کر دیا کہ وہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شبہ نہیں۔ وہ لوگ آپس میں جھگڑتے رہے تھے کہ اس غار پر کوئی عمارت بنا دی جائے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے مختلف حالات کو اچھی طرح جانتا ہے۔ بہر حال جو لوگ اپنے کام پر غالب تھے (حکام وقت) اُنہوں نے کہا ہم تو اُن کے آس پاس مسجد بنا لیں گے۔'' (سورۂ کہف: ۲۱)

حضرت داؤدؑ علیہ السّلام

صفحہ نمبر ۵٦:

سوچیں اور بتائیں

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو لوہے کا معجزہ کیوں عطا کیا تھا؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: تا کہ لوہے کا استعمال عام ہو سکے۔

سرگرمی

ا۔ لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے۔
تسبیح۔ قیادت۔ پیشانی۔ گوشہ نشین۔ خوش الحانی۔
دیو ہیکل۔ برچھی۔ ناغہ۔ قلیل۔ ق م۔

حل:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تسبیح	سودانوں کی مالا ۔ اللہ کا ذکر کرنا	ناغہ	چھٹی
دیو ہیکل	بہت بڑا	گوشہ نشین	تنہائی میں رہنے والا
قیادت	رہبری ۔ سرداری	قلیل	بہت کم ۔ تھوڑا
برچھی	چھوٹا نیزہ ۔ بھالا	خوش الحانی	خوبصورت آواز میں
پیشانی	ماتھا	ق م	قبل مسیح یعنی حضرت عیسیٰؑ سے پہلے

سرگرمی

۲۔ سورۂ ص کی آیات نمبر ۲۱ تا ۲۵ کا ترجمہ لکھیے اور تفسیر کی مدد سے ان آیات سے متعلق واقعہ بھی تحریر کیجیے۔

ترجمہ: ’’اور کیا تجھے جھگڑا کرنے والوں کی بھی خبر ملی ؟ جبکہ وہ دیوار پھاند کر محراب میں آ گئے ۔ جب یہ داؤدؑ کے پاس پہنچے، پس یہ اُن سے ڈر گئے، انہوں نے کہا خوف نہ کیجیے ! ہم دو فریقِ مقدمہ ہیں، ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے۔ پس آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیجیے اور نا انصافی نہ کیجیے اور ہمیں سیدھی راہ بتا دیجیے۔ سنیے یہ میرا بھائی ہے ۔ اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی ہے لیکن یہ مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اپنی یہ ایک بھی مجھ ہی کو دے دے اور

مجھ پر بات میں بڑی سختی برتتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا! اس کا اپنی دنبیوں کے ساتھ تیری ایک دنبی ملا لینے کا سوال بیشک تیرے اوپر ایک ظلم ہے اور اکثر حصہ دار اور شریک ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں۔ سوائے ان کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں اور داؤدؑ سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے۔ پھر تو اپنے رب سے استغفار کرنے لگے اور عاجزی کرتے ہوئے گر پڑے اور پوری طرح رجوع کیا۔ پس ہم نے بھی ان کا وہ قصور معاف کر دیا۔ یقیناً وہ ہمارے نزدیک بڑے مرتبہ والے بہت اچھے ٹھکانے والے ہیں''

تفسیر:

ایک رات حضرت داؤدؑ کے محل میں دو آدمی پچھلی دیوار پھلانگ کر داخل ہوگئے۔ حضرت داؤدؑ دو اجنبیوں کو اچانک دیکھ کر گھبرا گئے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ آپ ڈریں نہیں۔ ہم آپ کے پاس فیصلہ کروانے کے لیے آئے ہیں۔ دراصل معاملہ یہ ہے کہ ہم دونوں بھائی ہیں۔ میرے پاس ایک دنبی جبکہ میرے بھائی کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرا بھائی مجھ سے زبردستی میری ایک دنبی بھی مانگتا اور سخت لہجہ میں بات کرتا ہے۔ ان کا معاملہ سن کر حضرت داؤدؑ نے کہا کہ یہ سراسر زیادتی ہے۔ تمہاری دنبی تمہارے پاس ہی رہے گی اور فیصلہ کرتے ہی انہیں اندازہ ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا امتحان لینے کے لیے یہ دو اجنبی اس طرح بھیجے ہیں۔ اس کا احساس ہوتے ہی انہوں نے اللہ سے استغفار کی اور عبادت میں مشغول ہوگئے۔

مشق

سوال ۱: حضرت داؤدؑ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ تفصیل سے لکھیے۔

جواب: حضرت داؤدؑ حضرت یعقوبؑ کی اولاد میں سے تھے۔ آپؑ فلسطین کے ایک شہر بیتُ اللحم (یروشلم سے نزدیک) میں پیدا ہوئے۔ آپؑ آٹھ بھائیوں میں سب سے چھوٹے بھائی تھے۔ بھیڑ بکریاں چراتے تھے۔ اتنے بہادر اور طاقتور تھے کہ اگر شیر بکریوں پر حملہ کرتا تو اُسے اپنے ہاتھوں سے مار ڈالتے تھے۔ آپؑ فلاخن چلانے کے ماہر تھے۔ یہ پرانے زمانے کا ایک ہتھیار تھا جس میں چھوٹے چھوٹے پتھّروں سے بھری تھیلی کو گھما کر پوری طاقت سے پھینکا جاتا تھا۔ آپؑ اُن نبیوں میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبوّت کے ساتھ بادشاہت بھی عطا کی۔ آپؑ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن ناغہ کرتے۔ رات کا آخری حصّہ عبادت میں گزارتے تھے۔

سوال ۲: جالوت کون تھا؟ حضرت داوٗدؑ نے جالوت کو کیسے ہلاک کیا؟

جواب: جالوت کافروں کی فوج کا سپہ سالار تھا جو بڑا دیوہیکل اور جنگ کا ماہر تھا۔ اُس نے بنی اسرائیل پر بار بار حملے کرکے اُن کا قتلِ عام کرکے گھروں سے بے گھر کیا اور اُن کے شہر چھین لیے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو حضرت طالوت کی قیادت عطا فرمائی۔ اب جالوت کی فوج سے حضرت طالوت کی فوج کا مقابلہ تھا۔ حضرت داوٗدؑ کے بڑے بھائی حضرت طالوت کی فوج میں شامل تھے۔ آپؑ اپنے والد کے حکم سے بھائیوں کو کھانے پینے کی چیزیں دینے میدانِ جنگ پہنچے تو دیکھا کہ جالوت مقابلہ کے لیے للکار رہا ہے۔ وہ حضرت طالوت کے پاس پہنچے اور مقابلہ کرنے کی اجازت مانگی۔ حضرت طالوت نے اُن کی ہمت اور ارادے کو دیکھ کر اُنہیں اجازت دے دی۔ اُنہوں نے فلاخن میں پتّھر رکھ کر جالوت کی طرف پھینکا۔ پتّھر جالوت کی پیشانی کی ہڈی کو توڑ کر کھوپڑی میں گھس گیا اور وہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا۔ حضرت داوٗدؑ نے اُسی کی تلوار سے اُس کا سر تن سے جدا کردیا۔

سوال ۳: حضرت داوٗدؑ کی حکمت سے بنی اسرائیل میں کیا تبدیلیاں پیدا ہوئیں نیز اللہ تعالیٰ نے اُن کی حکمت کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

جواب: حضرت داوٗدؑ کی حکمت سے بنی اسرائیل کا شمار جلد ہی دنیا کی مہذب اقوام میں ہونے لگا۔ بہت سے علاقے فتح ہوئے اور ایک عالیشان سلطنت وجود میں آئی۔ آپؑ نے شرعی حدود جاری کیں، کافروں سے جہاد کیا، مختلف قبائل میں باہمی تعاون پیدا کیا اور لوگوں کو نیکی کی تلقین کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو زبردست حکمت عطا کی تھی۔ قرآن پاک میں ہے؛''اور ہم نے اُن کی سلطنت کو مضبوط کیا اور اُن کو حکمت عطا کی اور بات کا فیصلہ کرنا سکھایا۔'' (سورۂ ص: ۲۰)

سوال ۴: حضرت داوٗدؑ کے معجزات تحریر کیجیے۔

جواب: حضرت داوٗدؑ کا معجزہ یہ تھا کہ اُن کے ہاتھ میں لوہا موم کی طرح نرم ہوجاتا اور آپؑ لوہے کو ہاتھوں سے موڑ کر زرہیں بنا لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بہت خوبصورت آواز دی تھی۔ جب وہ زبور پڑھتے تو اُن کی خوش الحانی سے بہتا پانی تھم جاتا تھا۔ جانور اور پرندے قریب آکر بیٹھ جاتے اور زبور سنتے تھے۔ اُن کی آواز سے پہاڑ حرکت میں آجاتے اور سب اُن کے ساتھ تسبیح میں شریک ہوتے تھے۔

اُمّہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

صفحہ نمبر ۵۸:

سوچیں اور بتائیں

کیا وجہ تھی کہ حضرت خدیجہؓ نے غارِ حرا میں نازل ہونے والی وحی کا واقعہ راز میں رکھا؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے تبلیغ دین کا حکم نہ دیا تھا۔

۲۔ کافر لوگ آپ ﷺ کے دشمن نہ بن جائیں۔

صفحہ نمبر ۶۰:

سوچیں اور بتائیں

حضرت سودہؓ نے حضرت عمرؓ کے بھیجے ہوئے درہم اُسی وقت کیوں خیرات کر دیئے؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: کیونکہ آپ بڑی سخی اور فیاض تھیں۔

سرگرمی

حضرت خدیجہؓ سے متعلق معلومات کو چارٹ بنا کر مکمل کیجیے۔

والد کا نام۔ والدہ کا نام۔ لقب۔ شادی کے وقت عمر۔ بچّوں کے نام۔ وفات۔

حل: (بچّوں کو سرگرمی خود کرنے کو دی جائے)

حضرت خدیجہؓ

والد کا نام	خویلد
والدہ کا نام	فاطمہ
شادی کے وقت عمر	۴۰ سال
بچّوں کے نام	زینبؓ، رقیہؓ، اُم کلثومؓ، فاطمہؓ قاسمؓ، عبد اللہ
وفات	نبوّت کا دسواں سال ۱۰ رمضان المبارک

مشق

سوال ۱: حضرت خدیجہؓ کیسی بیوی تھیں؟

جواب: حضرت خدیجہؓ ایک غم گسار بیوی تھیں۔ وہ ہر لمحہ آپ ﷺ کا خیال رکھتی تھیں۔ جب آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ بہت گھبرائے۔ اُس وقت حضرت خدیجہؓ نے ہی آپ ﷺ کو تسلی دی اور آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں اور اس اہم واقعہ کو اُس وقت تک راز میں رکھا جب تک خود اللہ تعالیٰ نے تبلیغِ دین کا حکم نہ دیا۔ حضرت خدیجہؓ نے اسلام اور اپنے شوہر کی اطاعت و خدمت گزاری میں بہت تکلیفیں اُٹھائیں لیکن کبھی شکایت نہ کی اور مرتے دم تک ساتھ نبھایا۔ تبلیغِ اسلام کے لیے اپنی تمام دولت آپ ﷺ کو پیش کر دی۔ گھر کے تمام کام خود کرتیں۔ فاقے تک کیے لیکن آپ ﷺ سے کبھی کوئی شکوہ نہ کیا۔

سوال ۲: حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد نبی کریم ﷺ کن الفاظ میں اُن کا ذکر فرماتے تھے؟

جواب: آپ ﷺ حضرت خدیجہؓ کو ہمیشہ یاد کرتے اور فرماتے تھے کہ ''اللہ کی قسم! مجھے خدیجہؓ سے اچھی بیوی نہیں ملیں۔ وہ اُس وقت ایمان لائیں جب سب کافر تھے۔ اُنھوں نے میری تصدیق کی جب سب نے مجھے جھٹلایا، اُنھوں نے اپنا مال مجھ پر قربان کیا جب دوسروں نے مجھے محروم رکھا اور اللہ تعالیٰ نے اُن سے ہی مجھے اولاد عطا کی۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا میں افضل ترین عورتیں مریمؑ اور خدیجہؓ ہیں۔''

سوال ۳: حضرت سودہؓ کی اطاعت و فرماں برداری کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت سودہؓ اطاعت و فرمانبرداری میں ممتاز حیثیت رکھتی تھیں۔ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا: ''میرے بعد گھر میں بیٹھنا'' چنانچہ حضرت سودہؓ نے اس حکم پر اس شدّت سے عمل کیا کہ پھر کبھی حج کے لیے بھی نہیں نکلیں۔ فرماتی تھیں کہ میں حج و عمرہ دونوں کر چکی ہوں اب اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق گھر میں بیٹھوں گی۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

صفحہ نمبر ۶۳:

سوچیں اور بتائیں

حضرت جبرئیلؑ نے حضرت ابوبکرؓ کو اللہ کا سلام دیتے ہوئے اُن کی رضا کیوں پوچھی؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: کیوں کہ انہوں نے اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں پیش کر دیا تھا۔

صفحہ نمبر ۶۷:

سوچیں اور بتائیں

ذاتی خرچ میں اضافے کی بات پر حضرت عمرؓ کیوں خفا ہوئے تھے؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: کیوں کہ وہ اس بات کو بہت بُرا سمجھتے تھے کہ اپنے خرچے کے لیے بیت المال سے زیادہ رقم لیں۔

سرگرمی

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بارے میں دی گئی معلومات کو دو علیحدہ چارٹ بنا کر مکمل کیجیے۔ (ٹیچر یا والدین سے مدد لیں۔)

حضرت ابوبکرؓ

اصل نام	حضرت ابوبکرؓ
کنیت	عبد اللہ
لقب	صدیق
پیشہ	تجارت
صاحبزادیوں کے نام	حضرت عائشہؓ، حضرت اسماءؓ
نبی ﷺ سے آپ کا رشتہ	دوست ۔ سُسر
ترتیب کے لحاظ سے خلیفہ نمبر	پہلا
دورِ خلافت کی مدّت	دو سال، تین مہینے اور دس دن
وفات	۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ

حضرت عمرؓ

اصل نام	عمر
کنیت	ابو حفص
لقب	فاروق
پیشہ	تجارت
صاحبزادیوں کے نام	حضرت حفصہؓ
نبی ﷺ سے آپ کا رشتہ	دوست ۔ سُسر
ترتیب کے لحاظ سے خلیفہ نمبر	دوسرا
دورِ خلافت کی مدّت	دس برس ، چھ ماہ اور چار دن
وفات	یکم محرم ۲۴ھ

صفحہ نمبر ۶۸:

سرگرمی

لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے ۔

باوقار۔ اشاعت ۔ جاںنثار۔ بیت المال۔ نڈر۔ سنگین ۔ رُخسار۔

نوش کرنا۔ ببول۔ وجد۔ بے باک۔ خفیہ۔ تقویٰ۔ پیوند۔

وفد۔ براہ راست ۔ تعظیم ۔ وسیع ۔ طیش ۔ گشت ۔ خبر گیری۔

باز پرس۔ پہلو۔ بھیس ۔ جانبر۔

حل:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
باوقار	بہت عزّت والا	بے باک	بے خوف ۔ آزاد۔ بے پرواہ
نوش کرنا	کھانا کھانا	وسیع	چوڑا ۔ کشادہ
وفد	نمائندوں کی جماعت	جانبر	زندہ سلامت۔ محفوظ
باز پُرس	پوچھ گچھ	نڈر	بہادر
اشاعت	پھیلانا ۔ شائع کرنا۔ شہرت دینا	خفیہ	چھپا ہوا۔ پوشیدہ
ببول	ایک کانٹے دار درخت	طیش	شدید غصّہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
براہ راست	سیدھے سیدھے	سنگین	خطرناک ۔ خوفناک
پہلو	کروٹ ۔ بغل ۔ طرف ۔ سمت	تقویٰ	پرہیز گاری ۔ اپنے آپ کو گناہ سے بچانا
جانثار	جان قربان کرنے والا		
وجد	بے خودی کی حالت ۔ بے اندازہ خوشی	گشت	چکر لگانا
تعظیم	عزّت ۔ احترام	رخسار	گال
بھیس	روپ	پیوند	جوڑ
بیت المال	سرکاری خزانہ	خبرگیری	دیکھ بھال

مشق

سوال۱: حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کیا خصوصی اعزاز عطا ہوا؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیقؓ کا خصوصی اعزاز:

غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنے گھر کا سارا سامان لے آئے تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا ''ابو بکر گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو؟۔'' جواب دیا ''اللہ اور اُس کا رسول ﷺ ۔'' چونکہ جسم کے کپڑے تک دے چکے تھے لہٰذا بدن پر دو ٹاٹ باندھ کر ببول کے کانٹوں سے اُنہیں سی لیا تھا اور اسی حالت میں مسجد نبوی میں کھڑے تھے کہ آپ ﷺ کے پاس جبرئیلؑ تشریف لائے اور فرمایا: ''یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے دوست ابو بکر کو سلام بھیجا ہے اور پوچھا ہے کیا وہ اب بھی مجھ سے راضی ہے؟'' ابو بکر صدیقؓ نے یہ سنا تو اُن پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی۔ خوشی سے جھومتے جاتے اور کہتے جاتے ''میں راضی ہوں اے اللہ! میں راضی ہوں۔''

سوال۲: حضرت ابو بکر صدیقؓ کے زمانۂ خلافت کے بارے میں لکھیے۔

جواب: زمانۂ خلافت:

۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ کو آپؓ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔ دورِ خلافت میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ کچھ قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا، کچھ قبائل اسلام سے پھر گئے، کچھ لوگوں نے نبوّت کے جھوٹے دعویٰ

کر دیئے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بڑی بہادری اور سمجھ داری سے ان مسائل کو حل کیا۔ آپؓ کے زمانے میں عراق کا بہت سا علاقہ فتح ہوا۔ جنگ یرموک بھی آپؓ کے دور میں ہوئی۔ آپؓ کے دورِخلافت کی مدّت دو سال، تین مہینے اور دس دن ہے۔

سوال۳: حضرت ابو بکر صدیقؓ کیسی شخصیت کے مالک تھے؟

جواب: شخصیت:

حضرت ابو بکر صدیقؓ بہت نرم دل اور عبادت گزار تھے۔ خلیفہ بننے کے بعد بھی لوگوں کے کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ پڑوسیوں کا سودا لا دیتے۔ کبھی کسی کی بکریاں چراتے تو کسی کی بکریوں کا دودھ دوہتے۔ دن مسلمانوں کی خدمت میں اور رات عبادت میں گزارتے تھے۔ خلیفہ بننے کے بعد چونکہ تجارت کے لیے وقت نہ نکال سکتے تھے اس لیے بیت المال سے اپنے لیے اتنی معمولی رقم لیتے تھے کہ بمشکل گزارہ ہوتا تھا۔

سوال۴: اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت عمرؓ کی بہادری کے بارے میں جو کچھ آپ جانتے ہیں وہ بیان کیجیے۔

جواب: اسلام قبول کرتے ہی حضرت عمرؓ دشمنانِ اسلام کے شدید مخالف بن گئے۔ بہادر اور بے باک تو شروع ہی سے تھے لیکن ایمان کے نور نے اُنھیں اور بھی نڈر بنا دیا تھا۔ جب حضرت عمرؓ اسلام لائے، اُس وقت مسلمانوں کی تعداد صرف ۳۹ تھی اور وہ خفیہ طور پر عبادت کیا کرتے تھے مگر جیسے ہی حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا، مسلمانوں نے اتنے جوش کے ساتھ نعرۂ تکبیر بلند کیا کہ مکّہ کی وادی گونج اُٹھی۔ حضرت عمرؓ مسلمانوں کو لے کر پہلی مرتبہ کعبہ میں نماز ادا کرنے کے ارادے سے روانہ ہوئے تو راستے میں ابو جہل مل گیا۔ حضرت عمرؓ نے تیز آواز میں کہا؛ ''میں مسلمان ہوگیا ہوں اور اپنے بھائیوں کے ساتھ نماز پڑھنے کعبہ جا رہا ہوں جسے اپنے بچوں کو یتیم اور اپنی بیوی کو بیوہ کرانا ہو وہ میرے مقابلے پر آجائے۔'' اُن کے ارادے دیکھ کر کوئی بھی اُنھیں روکنے کی ہمت نہ کر سکا۔

سوال۵: دوسرے ملکوں کے سفیر جب حضرت عمرؓ سے ملنے آئے تو اُنھوں نے کیا دیکھا؟

جواب: اُن کی نظر ایک شخص پر پڑی جو قبرستان میں تیز دھوپ سے بچنے کے لیے ایک درخت کے سائے میں آرام کر رہا تھا۔ اُس کے سر کے نیچے ایک اینٹ رکھی تھی، کپڑوں پر جا بجا پیوند تھے، فاقوں کی کثرت سے رخساروں کی ہڈیاں اُبھری ہوئی تھیں، مسلسل روتے رہنے سے چہرے پر آنسوؤں کے نشان تھے۔ اُنھوں نے اُس شخص کو آواز دے کر پوچھا ''ہمیں بتاؤ کہ مسلمانوں کے بادشاہ کہاں ہیں ہم اُن سے ملنے کے لیے آئے ہیں۔'' اُس

شخص نے کہا؛ ''مسلمانوں کا بادشاہ کوئی نہیں ہے ہاں امیر المومنین ہے اور وہ میں ہوں مسلمانوں کا خادم عمر بن خطاب، بتاؤ کیا کام ہے؟'' حضرت عمرؓ کے اس جواب سے غیر ملکی سفیر رعب اور تعظیم سے لرزنے لگے۔

سوال ۶: حضرت عمرؓ کی شخصیت کے بارے میں لکھیے۔

جواب: خلیفہ ہو کر بھی حضرت عمرؓ بیت المال سے اپنے ذاتی خرچ کے لیے بہت ہی مختصر رقم لیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ نے اس میں اضافے کے بارے میں سوچا لیکن حضرت عمرؓ سے براہ راست بات کرنے کی کسی میں ہمت نہ تھی لہٰذا اُمّ المومنین حضرت حفصہؓ (جو اُن کی بیٹی تھیں) کے ذریعے سفارش کی مگر حضرت حفصہؓ کی بات سنتے ہی حضرت عمرؓ طیش میں آگئے اور فرمانے لگے اگر مجھے اُن کے نام معلوم ہو جائیں تو ایسا ماروں کہ اُن کے چہروں پر نشان پڑ جائیں۔ اپنے دورِ خلافت میں حضرت عمرؓ رات کے گشت کی وجہ سے مشہور تھے۔ وہ راتوں کو بھیس بدل کر شہر کا گشت کر کے لوگوں کی خبر گیری فرماتے اور کہتے تھے کہ اللہ کی قسم! اگر دریائے فرات کے کنارے کوئی کتا بھی بھوکا سو جائے تو آخرت میں عمر سے باز پرس ہوگی۔

سوال ۷: حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی وفات کب اور کیسے ہوئی؟

جواب: حضرت ابو بکرؓ کی وفات:

حضرت ابو بکر صدیقؓ نبی کریم ﷺ کے انتقال کے ۲ سال ۳ ماہ بعد یعنی ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ بروز دوشنبہ کو وفات پا گئے۔ وفات کے وقت اُن کی عمر ۶۳ برس تھی۔ اُنہیں مسجد نبوی میں رسول اللہ ﷺ کے دائیں طرف دفن کیا گیا۔

حضرت عمرؓ کی وفات:

۲۶ ذی الحجہ کو آپؓ مسجد نبوی میں نماز پڑھانے کھڑے ہوئے اور ابھی اللہ اکبر ہی کہا تھا کہ فیروز نامی ایک مجوسی غلام نے آپؓ پر زہریلے خنجر سے وار کر دیا۔ زخم اتنا گہرا تھا کہ آپؓ جانبر نہ ہو سکے اور یکم محرم ۲۴ھ کو شہادت پا گئے۔ آپؓ مسجد نبوی میں پہلوئے رسول ﷺ میں دفن ہوئے۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ حضرت ابو بکرؓ .... غلام .... خرید کر آزاد کرتے تھے۔

۲۔ حضرت ابو بکرؓ کے دور میں کچھ لوگوں نے .... نبوت .... کے جھوٹے دعوے بھی کیے۔

۳۔ حضرت عمرؓ .... رات کے گشت کی وجہ سے مشہور تھے۔

فرماں رواؤں کو خطوط کے ذریعے دعوتِ اسلام

صفحہ نمبر ۷۰:

سوچیں اور بتائیں

فرماں رواؤں کو خطوط کے ذریعے دعوتِ اسلام کیوں دی گئی؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: تاکہ وہ راہ ہدایت پر آ جائیں۔

صفحہ نمبر ۷۲:

سرگرمی

مندرجہ ذیل الفاظ کی واحد لکھیے۔

ممالک۔ خطوط۔ حدود۔ کفّار۔ مظالم۔ صحابہ۔ تحائف۔

حل:

الفاظ	واحد
ممالک	ملک
خطوط	خط
حدود	حد
کفّار	کافر
مظالم	ظلم
صحابہ	صحابی
تحائف	تحفہ

مشق

سوال ۱: نجاشی نے خط سُن کر کیا کیا؟

جواب: خط سُننے کے بعد نجاشی نے آپ ﷺ کا خط مبارک آنکھوں سے لگایا اور اُسی وقت حضرت جعفرؓ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ پھر اُس نے اپنے اسلام لانے اور بیعت کرنے کے بارے میں آپ ﷺ کو خط لکھا۔

سوال۲: شاہ ایران خسرو پرویز نے نبی کریم ﷺ کے خط مبارک کے ساتھ کیا کیا اور خود اُس کا انجام کیا ہوا؟

جواب: شاہ ایران خسرو پرویز آپ ﷺ کا خط پڑھ کر بہت غصّہ میں آ گیا کیونکہ آپ ﷺ نے سب سے پہلے اللہ پھر اپنا نام اور اس کے بعد خسرو پرویز کا نام تحریر کیا تھا۔ یہ اُس سے برداشت نہ ہوا اور پورا خط پڑھے بغیر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ آپ ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا؛

''اللہ اس کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔'' آپ ﷺ کا کہا سچ ثابت ہوا۔ اُس واقعہ کے کچھ دن بعد خسرو پرویز کو اُس کے بیٹے شیرویہ نے قتل کر دیا۔

سوال۳: شاہ روم ہرقل کے اسلام قبول نہ کرنے کی کیا وجہ تھی؟

جواب: شاہ روم ہرقل نے آپ ﷺ کو نبی تو مانا مگر اپنی حکومت چھن جانے اور قتل ہو جانے کے خوف سے ایمان نہ لایا۔

سوال۴: مقوقس اور حارث بن ابی شمر نے خط کے جواب میں کیا ردِ عمل ظاہر کیا؟

جواب: **شاہِ مصر مقوقس:**

شاہ مصر کے پاس حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ حضور ﷺ کا خط لے کر پہنچے۔ اُس نے حضرت حاطبؓ کا بہت احترام کیا اور بہترین انداز میں اُن کی مہمان نوازی کی۔ جب وہ واپس مکّہ جانے لگے تو اُن کے ساتھ ایک جوڑا کپڑا، زین سمیت ایک خچر، اپنے علاقے کے نایاب تحائف اور دو باندیاں ہدیے میں حضور ﷺ کی خدمت میں روانہ کیں۔ اُن میں سے ایک حضرت ماریہ قبطیہؓ تھیں جن سے نبی کریم ﷺ نے نکاح کیا اور اُن سے آپ ﷺ کے بیٹے حضرت ابراہیمؓ پیدا ہوئے۔

حارث بن ابی شمر:

حارث بن ابی شمر حضور ﷺ کا خط پڑھ کر بہت غصّہ ہوا اور فوری طور پر فوج کو مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے تیاری کا حکم دیا اور ایک خط قیصر روم کو روانہ کیا جس میں مسلمانوں پر حملہ کرنے کی اطلاع دی۔ قیصر نے اسے جنگ کرنے سے روکا۔ حارث نے جنگ کا ارادہ بدل دیا مگر اسلام قبول نہ کیا۔

سوال۵: کن ممالک کے بادشاہوں نے اسلام قبول کیا؟ بادشاہوں کے نام بھی لکھیے۔

جواب: ا۔ حبشہ کے بادشاہ نجاشی

۲۔ حاکم بحرین، منذر بن ساوی

۳۔ شاہانِ عمان، عبد اور جیفر

غزوۂ خیبر ۷ھ

صفحہ نمبر ۷۵:

سوچیں اور بتائیں

آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو نرمی سے دعوتِ اسلام دینے کی ہدایت کیوں کی؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: تاکہ لوگوں کا دل اسلام کی طرف راغب ہو۔

سرگرمی

پاکستان کے تاریخی قلعوں کی تصاویر اپنی کاپی میں لگائیے۔

حل: (بچّوں کو سرگرمی خود کرنے کو دی جائے)

صفحہ نمبر ۷۶:

سرگرمی

لغت کی مدد سے مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے۔

شاداب۔ دفاعی۔ مستحکم۔ کاری وار۔ جانبازی۔ نصب۔ علم۔
محاصرہ۔ صرف۔ اشتیاق۔ سعادت۔ لعاب دہن۔ رجز۔ پیشن گوئی۔
معرکہ۔ زرہ۔ منتظر۔ شرف۔

حل:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شاداب	سرسبز۔ ہرا بھرا	صَرف	خَرچ
دفاعی	حفاظتی	اشتیاق	شوق۔ آرزو
مستحکم	پکاّ۔ مضبوط	سعادت	خوش نصیبی۔ بھلائی
کاری	مہلک۔ گہرا	لعابِ دہن	تھوک
وار	حملہ۔ چوٹ۔ مار	رَجَز	جنگ میں پڑھنے کے اشعار

جانباز	جان پر کھیل جانے والا۔بہت بہادر	پیشن گوئی	کسی بات کی پہلے سے خبر دینا
نصب	لگانا۔کھڑا کرنا	معرکہ	لڑائی ۔ جنگ
عَلَم	جھنڈا	زرہ	فولادی لباس جو جنگ میں پہنا جاتا ہے
محاصرہ	گھیرا ڈالنا ،چاروں طرف سے بند کردینا	منتظر	انتظار کرنے والا
		شرف	عزت ۔ بلندی۔ بزرگی

مشق

سوال۱: غزوۂ خیبر کیوں پیش آیا؟ اسباب بیان کیجیے۔

جواب: غزوۂ خیبر کے اسباب:

حضور اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں اس پورے علاقے پر یہودیوں کا قبضہ تھا اور اُن کے مختلف خاندان مختلف قلعوں میں اپنی چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم کیے ہوئے تھے۔ یہ لوگ آپ ﷺ کی ہجرتِ مدینہ کے بعد سے مسلمانوں کے خلاف مسلسل سازشیں کرتے رہتے تھے۔ یہودی قبیلہ بنونضیر جب اپنی بدعہدی کی وجہ سے مدینہ سے نکالا گیا تو وہ بھی یہیں آکر آباد ہوگیا اور آپ ﷺ کے خلاف سازشیں کرنے لگا۔غزوۂ خندق میں مدینہ پر حملہ کرنے والے دشمن قبائل کا حوصلہ بڑھانے میں بھی خیبر کے یہودیوں کا بہت بڑا ہاتھ تھا۔ یہودی بہت مالدار تھے اور دفاعی لحاظ سے بہت مستحکم بھی تھے اس لیے خیبراس وقت اسلام کا سب سے بڑا دشمن بن چکا تھا اور خیبر سے مدینہ شہرکو کئی خطرات تھے۔ لٰہذا ایسے دشمن کے لیے ایک کاری وار کی ضرورت تھی۔

سوال۲: خیبر کا سب سے مضبوط قلعہ کون سا تھا اور وہ کیسے فتح ہوا؟

جواب: خیبر کا سب سے مضبوط قلعہ قلعہ قموص تھا۔اس قلعے کا محاصرہ تقریباً بیس دن جاری رہا۔ آپ ﷺ نے کئی صحابہؓ کو حملے کے لیے بھیجا مگر قلعہ فتح نہ ہوسکا۔ایک روز آپ ﷺ نے فرمایا؛ ''کل میں علم ایک ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول ﷺ بھی اس سے محبت کرتے ہیں، انشاء اللہ قلعہ اُس کے ہاتھ سے فتح ہوگا۔'' آپ ﷺ نے اگلے دن حضرت علیؓ کو علم دیا۔حضرت علیؓ علم لے کر آگے بڑھے اور قلعے کے دامن میں پہنچ کر علم نصب کر دیا۔ یہودیوں کی طرف سے مشہور پہلوان مرحب آگے بڑھا اور حملہ کیا۔ حضرت علیؓ نے جواب میں اُس کے سر پر ایسی تلوار ماری کہ سر کے دوٹکڑے ہوگئے اور آپ ﷺ کی پیشن گوئی کے مطابق قلعہ حضرت علیؓ کے ہاتھ سے فتح ہوا۔

سوال۳: غزوۂ خیبر میں کتنے کفّار ہلاک اور کتنے مسلمان شہید ہوئے؟

جواب: غزوۂ خیبر میں ۹۳ یہودی اور ۱۵ مسلمان شہید ہوئے۔

سوال۴: غزوۂ خیبر کے قیدیوں میں کون سی اہم شخصیت شامل تھیں اور آپ ﷺ نے اُن کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

جواب: جنگ خیبر کے قیدیوں میں قبیلہ بنونضیر کے سردار حیّ ابن اَخطب کی بیٹی صفیہ بھی تھیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ ایک سردار کی بیٹی اور ایک سردار کی بیوی ہیں اس لیے ان کو کسی اور کی کنیز بنانے کے بجائے آپ ﷺ اپنی کنیز بنالیں۔ آپ ﷺ نے اُنہیں بلا کر فرمایا؛ ''اگر تم اپنے دین پر قائم رہنا چاہو تو ہم تمہیں مجبور نہیں کریں گے لیکن اگر تم اللہ اور رسول ﷺ کو اختیار کرو تو بہتر ہے۔'' حضرت صفیہؓ نے اُسی وقت اسلام قبول کر لیا۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا؛ ''اگر تم چاہو تو تمہیں تمہارے اہل خاندان کے پاس بھیج دیا جائے اور اگر چاہو تو میں تمہیں آزاد کر کے تم سے نکاح کر لوں۔'' حضرت صفیہؓ نے آخری صورت کو پسند فرمایا اور اس طرح اُنہیں اُمّ المومنینؓ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ خیبر عبرانی زبان میں ......قلعہ...... کو کہتے ہیں۔

۲۔ یہودی بہت ......مالدار...... تھے اور دفاعی اعتبار سے بھی ......مستحکم...... تھے۔

۳۔ ۷ محرم کو آپ ﷺ ......سولہ سو...... صحابہ کرامؓ کو لے کر خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔

۴۔ قلعہ قموص ......حضرت علیؓ...... کے ہاتھ سے فتح ہوا۔

مندرجہ ذیل جملوں پر ✓ یا ✗ کے نشان لگائیے۔

۱۔ قلعہ قموص دفاعی اعتبار سے سب سے مضبوط قلعہ سمجھا جاتا تھا۔ ✓

۲۔ مشہور پہلوان مرحب نے حضرت محمود بن مسلیمہ سے مقابلہ کیا۔ ✗

۳۔ قموص کی فتح کے بعد یہودیوں کے حوصلے بلند ہوگئے۔ ✗

۴۔ حضرت صفیہؓ بنونضیر کے سردار حیّ بن اخطب کی صاحبزادی تھیں۔ ✓

اسلامیات کا یہ نصابی سلسلہ ابتدائی اوّل (نرسری) جماعت سے دسویں جماعت تک کے طلباء کے لیے اپنی نوعیت کا ایک مُنفرد سلسلہ ہے۔ ان کُتب کو مُرتّب کرتے وقت طلباء کی ذہنی استعداد کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے لہٰذا آسان اور عام فہم زبان میں اسلام کے بنیادی عقائد کو نہ صرف خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا ہے بلکہ اس طرح کی سرگرمیاں بھی ترتیب دی گئی ہیں جو اسلامی تعلیمات کو عملی زندگی کا حصّہ بنانے میں بے حد مددگار رہوں گی۔

اساتذہ کی ہر ممکن رہنمائی کے ساتھ ساتھ طلباء کی ذہنی نشو ونما کے لیے ایسی مشقیں ترتیب دی گئی ہیں جو طلباء میں غور و فکر کی عادت پیدا کرنے، اعلیٰ کردار کی تعمیر کرنے، صحت مند اسلامی معاشرے کی بنیاد ڈالنے اور معاشرتی مسائل کو حل کرنے میں اُن کی معاون ثابت ہوں۔

حکومتِ پاکستان کی نئی تعلیمی پالیسی کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ان کتابوں کا مواد قرآن وسنّت کی روشنی میں مُستند ذرائع استعمال کرتے ہوئے جمع کیا گیا ہے اور نصاب کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ طلباء آگے چل کر بورڈ کے امتحانات میں بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کرسکیں۔ اس بات کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ کتابیں مکمل طور پر جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوں تاکہ مضمون میں طلباء کی دلچسپی مسلسل برقرار رہے۔ اس سلسلہ کو مزید بہتر بنانے میں ہم اساتذہ اور والدین کی مُفید آراء کے منتظر رہیں گے۔

Helpline
+923363-008-008

For your suggestions and feedback, write us at: **info@bookmark.com.pk**

Follow us on:

/BookmarkPublishing
/bookmarkpublishingpak
/infobookmark
/bookmarkpublishing
/bookmarkpublishing
www.bookmark.com.pk